نوجوانوں کا سال (۲۰۲۰-۲۰۱۹)

جہاں رہنما ستاروں کی بات ہو وہاں نوجوانوں کی بات نہ ہو یہ تو ممکن نہیں۔ خاندان، مذہب اور معاشرے میں نوجوانوں کی اہمیت قبول کرتے ہوئے اقوامِ متحدہ نے ۱۹۸۵ کو نوجوانوں کا عالمی سال قرار دیا تھا اور اس عالمی ادارے کی اپیل پر پوری دُنیا میں سال ۱۹۸۵ نوجوانوں کے سال کے طور پر منایا گیا۔ اِس سال کو بھرپوری کے ساتھ مناتے ہوئے پوری دُنیا میں مختلف تقریبات، مذاکرے اور سیمینارز منعقد ہوئے۔ ملکِ پاکستان میں بھی اقوام متحدہ کی اپیل پر عمل کرتے ہوئے سرکاری اور غیر سرکاری طور پر ۱۹۸۵ کو نوجوانوں کے سال کے طور پر منایا گیا۔ اس سال کو منانے میں مسیحی قوم بھی پیچھے نہیں تھی۔ مختلف یوتھ تنظیموں, ڈایوسیز اور پیرشیز میں اس موضوع سے متعلق بہت سارے پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ کیتھولک کلیسیا نے ہمیشہ نوجوانوں کی خداداد صلاحیتوں اور خوبیوں کو سراہا ہے۔ مقدس جان پال دوم نے ۱۹۸۵ میں دنیا بھر کے مسیحی نوجوانوں کو ایک مقام پر اکٹھا کرنے کے لئے ورلڈ یوتھ ڈے کا آغاز کیا۔ تاکہ دنیا بھر کے نوجوانوں کو ایک دوسرے سے ملنے، ایک دوسرے کی ثقافت کو سمجھنے، رسم ورواج کو جاننے نیز ایک دوسرے کے ایمانی تجربے سے سیکھنے کا موقع ملے۔

پاپائے اعظم پوپ فرانسس نے جنوری ۲۰۱۹ میں پانامہ میں منعقد ہونے والے ورلڈ یوتھ ڈے کے موقع پر نوجوانوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: نوجوان دنیا کا آج اور حال ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا: مسیحی نوجوان آج کی دنیا میں امن اور سلامتی کے خمیر ہیں۔ اسی اہمیت کو جانتے ہوئے پاکستان **کیتھولک بشپس کانفرنس** نے نومبر ۲۰۱۹ سے لے کر نومبر ۲۰۲۰ تک کے عرصے کو نوجوانوں کا سال قرار دیا ہے۔ پاکستان کیتھولک بشپس کانفرنس کا یہ فیصلہ ۲۰۱۸ میں روم میں منعقد ہونے والے اجلاس کی روشنی میں ہوا۔ نوجوانوں کے سال کے لیے مرکزی آیت اشعیاء نبی کے صحیفے سے لی گئی ہے۔ آیت ہے ,میں حاضر ہوں **مجھے بھیج**۔ یقیناً خدا آج بھی نوجوانوں کو بلاتا ہے تاکہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو خدمت کے کاموں میں استعمال کریں۔ سب سے پہلے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ نوجوان کا مطلب کیا ہے؟ نوجوان کا مطلب ہے نیا، زندگی اور جوش سے بھرا ہوا۔ نوجوان تبدیلی اور زندگی کا دوسرا نام ہے۔ نوجوان ہر قوم کی زندگی ہوتا ہے اور زندگی سے تو ہر کوئی محبت کرتا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں نوجوانوں کے بڑے بڑے کارنامے نظر آتے ہیں۔ بائبل مقدس کی بات کریں تو اس میں پرانے عہدنامے میں حضرت یوسف، موسیٰ، ہارون، یوشع اور داؤد کی زندگیوں پر غور کرنے سے ہمیں نوجوانوں کی اہمیت اور خدمت واضح ہوتی ہے۔ نئے عہدنامے میں ہمارے نجات دہندہ خُداوند یسوع مسیح خود ایک نوجوان قائد کی صورت سے ابھرے، تاریکیوں کو مٹا کر روشنیاں کرتے رہے اور منصوبہ نجات تکمیل کو پہنچایا۔

علامہ اقبال مفکرِ پاکستان جنہیں شاعرِ مشرق بھی کہتے ہیں انہوں نے اپنی شاعری میں نوجوانوں کو شاہین سے تشبیہ دی ہے۔ انہوں نے کہا

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر

تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح بھی نوجوانوں سے بے پناہ محبت کرتے اور انہیں قوم کا فخر اور انمول خزانہ سمجھتے تھے۔ نوجوان ہر قوم کے لئے نہایت قیمتی موتی کی مانند ہیں انہیں معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی تسلیم کیا جاتا ہے۔ دنیا کی ہر قوم اپنے نوجوانوں کی تربیت کرتی ہے۔

تاکہ قوم کا مستقبل مضبوط بنیادوں پر استوار کر سکیں کیونکہ نوجوانوں کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ سنگلاخ پہاڑوں کو توڑ سکتا ہے اور نوجوانوں کا جوش مارتا ہوا لہو جب قوم کے لئے اُبلتا ہے تو یقیناً تبدیلی آتی ہے۔ موجودہ دور کے نازک حالات میں ہماری قوم کو بھی ایسے ہی نوجوانوں کی ضرورت ہے اور اسی لئے ہمارے بشپ صاحبان نے اس سال کو نوجوانوں کے نام منسوب کیا ہے تا کہ ان کی بات کو توجہ سے سن کر اس کا حل تلاش کیا جائے اور نوجوانوں کی بہتر طور پر رہنمائی کی جاسکی۔ ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ نوجوانوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے اور نوجوان ایسے رہنماؤں اور ایسے پلیٹ فارم کے منتظر ہیں جوان کی سوچ کو ایک درست سمت دے سکیں۔

ایک سندھی دانشور کا قول ہے: کہ جب اندھیرا بڑھ جائے تو اندھیرے کی وجوہات پر بحث کرنے کی بجائے ایک دیا جلا دینا چاہئے اور اس سال کو نوجوانوں کا سال قرار دے کر ہمارے بشپ صاحبان نے بھی ایک دیا روشن کیا ہے اور اب یہ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس وقت کو اپنے لئے پُر معنی بنائیں اور اس دیے کی روشنی سے اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو روشن کریں۔ ایک اندازہ کے مطابق دنیا کی آبادی کا ۶۰ فیصد حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے نوجوان ماضی اور حال میں رابطہ قائم کیے ہوئے ہیں اور یہی نوجوان پرانی اور نئی نسل کو ملانے کا ذریعہ ہیں۔ نوجوانی کی عمر زندگی سے بھرپور ہوتی ہیں۔ جب جذبات جوان ہوتے ہیں۔ رگوں میں بجلیاں دوڑتی ہیں۔ خون گرم ہوتا ہے، ارادے مضبوط ہوتے ہیں، عزائم بھر پور ہوتے ہیں۔ خوف خود نوجوانوں سے خوف کھاتا ہے، جراتیں انکی کمال ہوتی ہیں اور موت ان کو پریشان نہیں کرتی۔ اب سوال یہ ہے کہ نوجوان کون ہیں؟ نوجوان وہ ہیں جو طوفانوں کی زرد سے گلشن کو بچائیں، جو سازِ زندگی سے نغمہ سُنائیں، راہ کی تاریکیاں مٹائیں، جن کی ہمت میں فولاد ہو، جن کے ارادوں میں ولولہ ہو، جو مثبت سوچ کا حامل ہو، جو محنت کا عادی ہو، بزرگوں کا ادب کرنے والا اور بڑوں کی عزت کرنے والا ہو، جو ترقی پسند ہو، وقت کی قدر کرتا ہو، جو دوسروں کا مددگار ہو، موجودہ دور میں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ طوفانِ نوح کی کہانی سے تو سبھی آگاہ ہیں تو نوجوانوں کو اگر اس فاختہ کی مانند کہا جائے جسے حضرت نوح نے کشتی سے باہر بھیجا تا کہ دیکھے کہ روئے زمین پر سے پانی اتر گیا ہے یا نہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ فاختہ نے اپنے مشن کو بخوبی نبھایا اور جب وہ واپس آئی تو اس کی چونچ میں زیتون کی ڈالی تھی جو کہ امن اور زندگی کی علامت ہے. نوجوان بھی زیتون کی شاخوں اور امن کی فاختہ کی مانند ہیں۔

پاپائے اعظم پوپ فرانسس اول نوجوانوں سے بڑے پرُ امید ہیں۔ وہ نوجوانوں کے نام اپنے پیغام کے ابتدائی جملوں میں لکھتے ہیں کہ خدا محبت ہے جو ہر بشر کو بے پناہ پیار کرتا ہے اور یہ پیغام مسیحی ایمان کا نچوڑ ہے۔ مزید فرماتے ہیں جوانی عطیہِ خداوندی ہے، جوانی مبارک گھڑی ہے، جوانی خوشی ہے، جوانی اُمید کا ترانہ ہے، جوانی خواب دیکھنے اور خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کا وقت ہے۔ نوجوانوں کو اپنی منزل حاصل کرنے کے لیے بامقصد زندگی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مقصد کے بغیر زندگی میں کوئی امید نہیں اور امید کے بغیر زندگی میں کوئی یقین نہیں کیوں کہ جب ہم یقین کے ساتھ کوئی کام شروع کرتے ہیں تو اپنی زندگی کا مقصد بھی پا لیتے ہیں۔ کہتے ہیں نہ ہمتِ مرداں مددِ خدا، یقیناً جب ہمارے ارادے مضبوط ہوں گے، نیت صاف ہوگی اور بھروسہ خدا پر ہوگا تب ہم ترقی کریں گے۔ جب ہم مضبوط عزم رکھتے ہوں تو خدا بھی ہمارا مددگار رہتا ہے تا کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ بامقصد زندگی گزارنا ہی سب کچھ ہے۔ تقدس مآب

بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے نوجوانوں کے بارے میں کیا ہی خوبصورت بات کہی انہوں نے فرمایا: تاریخ گواہ ہے کہ نوجوانوں نے ہمیشہ قوموں کی ترقی میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ جس قوم کے نوجوان مستحکم اور نیک جذبے رکھتے ہوں وہ قوم زندگی کی شاہراہ پر قوموں کی قیادت کرتی ہے۔

تقدس مآب بشپ سیمسن شکر دین نے نوجوانوں کے لیے اپنے پیغام میں فرمایا: کہ پاکستان میں نوجوانوں کا سال ہمارے مستقبل کو بہتر بنانے، نوجوانوں کا خاص خیال رکھنے، ان کی بات سننے، ایمانی سفر میں ان کے ساتھ رہنے اور روحانیت میں بڑھنے میں ان کی مدد کرنے کا وقت ہوگا۔ نیز یہ سال ہم سب کے لئے بھی نوجوانوں کے ساتھ اور نوجوانوں کے لیے کام کرنے، ایمانی نشوونما میں ان کی مدد کرنے اور مستقبل کو سنوارنے کا وقت ہے۔

کارڈینل جوزف کوٹس نے ایک صحافی کے جواب میں فرمایا: ہم پاکستان میں اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نوجوانوں کی بات کو توجہ سے سنا جائے۔ اگر ہم نوجوانوں کو توجہ سے سنیں گے تب ہی ہم ان کے مسائل جان سکیں گے، انہیں جواب دے سکیں گے اور ان کے مسائل کا حل نکالتے ہوئے آگے بڑھنے میں ان کی رہنمائی کر پائیں گے۔

فضیلت مآب آرچ بشپ سیبسٹن فرانسیس شاء جو کہ مسیحی نوجوانوں کی تعلیمی، سماجی، معاشرتی، خاندانی اور ایمانی زندگی میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں فرمایا: اے میرے نوجوانوں یہ سال تمہارا ہے۔ اس سال پہلے سے زیادہ محنت کرنی ہے۔ دوسروں سے توقعات کم اپنی محنت اور خدا کی برکت پر بھروسہ رکھنا ہے۔ تم ہی کلیسیا کا فخر ہو اور وطن کا مستقبل۔ خدا کرے تم کلیسیا، قوم اور وطن کے لیے ہمیشہ فخر اور خوشی کا باعث بنو۔ پاک ماں کلیسیا نوجوانوں کے لیے بہت فکرمند ہے تاکہ ان کی توانائیوں اور سوچ کو مثبت سمت دی جائے۔ والدین، اساتذہ، ادیبوں، شاعروں اور لکھاریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کے خیالات، نظریات، جذبات اور ان کے مسائل پر اپنا قلم اٹھائیں۔ تاکہ ملک و قوم نوجوانوں کی کاوشوں فیض یاب ہوسکیں۔

ایک چینی کہاوت ہے: جب ہم ایک بیج بوتے ہیں تو ایک ہی فصل حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم تعلیم کی فصل بوتے ہیں تو سینکڑوں فصلیں حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے نوجوانوں زندگی میں کچھ کرنے کے لیے، کچھ بننے کے لیے تعلیم حاصل کریں۔ ہنرمندی کی طرف آئیں، کوئی ٹیکنیکل کام سیکھیں۔ خوب محنت کریں یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور آپ اُفق پر روشن ستارہ بن جائیں گے۔ اب جوانی کے اس عظیم تحفے سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ابدی خوشیاں اور زندگی حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ ان موجودہ حالات میں ضرورت ہے کہ نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھارا جائے اور درست سمت دی جائے تاکہ اپنی خوبیوں کا مثبت استعمال کرتے ہوئے ملک و قوم کا روشن مستقبل بن جائیں۔